سوال

قصر نماز

جواب

نماز قصر کےلئے سفر کی مسافت اور سفر ماپنے کی وضاحت السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ قصر نماز کتنے سفر پر لاگو ہوتی ہے ۔ نیز یہ سفر ایک جانب کا شمار ہو گا یا واپسی کا بھی اس میں شامل ہو گا ۔ مثلا اگر قصر نماز ۱۰ کلومیٹر پر لاگو ہوتی ہے اور میں نے ۵ کلومیٹر دور جانا ہے تو کیا واپسی کے جو ۵ کلومیٹر ہیں وہ بھی اس میں شمار ہونگے ۔ ؟ الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ! الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد ! سعودی عرب کے معروف عالم دین شیخ صالح المنجد سے سفر کی مسافت کے حوالے سے سوال کیا گیا تو انہوں نے تفصیلی جواب دیتے ہوئے فرمایا : الحمد للہ جمہور علماء کرام کے نزدیک قصر نماز اور روزہ افطار کرنے کے لیے اڑتالیس میل کا سفر ہونا چاہیے ۔ ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی نے اپنی کتاب المغنی میں کہا ہے : ابو عبداللہ (یعنی امام احمد) کا مسلک یہ ہے کہ : سولہ فرسخ سے کم مسافت کے سفر میں نماز قصر کرنا جائز نہیں ، اور ایک فرسخ تین میل کا ہے ، تو اس طرح اڑتالیس میل بنے گا ۔ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے اس کا اندازہ لگاتے ہوئے کہا ہے کہ : عسفان سے مکہ تک ، اور طائف سے مکہ تک ، اور جدہ سے مکہ تک ۔ تو اس طرح نماز قصر کی مسافت دو دن کے سفر کی ہوگی ، ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کا یہی قول ہے ، اور امام مالک ، لیث ، امام شافعی رحمہم اللہ تعالی نے بھی یہی اختیار کیا ہے ۔ اھ کلومیٹر میں تقریبا اسی (80) کلومیٹر کی مسافت بنے گی ۔ شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی نے سفر کے بارہ میں مجموع الفتاوی میں کہا ہے : جمہور اہل علم کے ہاں گاڑی میں تقریبا اسی کلومیٹر بنتا ہے ، اور اسی طرح ہوائی جہاز اور کشتیوں اور بحری جہازوں کی مسافت بنتی ہے ۔ اسی 80 کلومیٹر یا اس کے قریب کی مسافت کو سفر کا نام دیا جاتا ہے اور عرف عام میں سفر شمار کیا جاتا ہے ، اور مسلمانوں میں بھی یہ سفر معروف ہے ، لھذا اگر کوئی انسان اونٹ پر یا پیدل یا گاڑی یا پھر ہوائی جہاز یا بحری جہاز اور کشتیوں اتنی یا اس سے زیادہ مسافت طے کر کے تو اسے مسافر قرار دیا جائے گا ۔ اھ دیکھیں : مجموع الفتاوی (267/12) ۔ لجنۃ الدائمۃ (مستقل فتوی کمیٹی) سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا : نماز قصر کی مسافت کیا ہے ؟ ، اور کیا تین سو کلومیٹر سے زیادہ سفر کرنے والے ڈرائیور کےلیے نماز قصر کرنا جائز ہے ؟ کیٹی کا جواب تھا : جمہور علماء کرام کی رائے میں تقریبا اسی کلومیٹر کی مسافت پر نماز قصر کی جا سکتی ہے ، اور کوئی بھی ڈرائیور وغیرہ جب جواب کے شروع میں بیان کی گئی مسافت طے کرے تو اس لیے نماز قصر کرنا جائز ہے ۔ اھ دیکھیں فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (90/8) بعض علماء کرام کہتے ہیں کہ سفر کی مسافت کی تحدید نہیں کی جا سکتی بلکہ جسے عرف عام میں سفر کہا جاتا ہے اس میں سفر کے احکام شریعت ثابت ہونگے یعنی اس میں نماز قصر اور جمع کی جا سکتی ہے اور روزہ بھی چھوڑا جا سکتا ہے ۔ شی خ الاسلام ابن تیمیۃ رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے : دلیل تو اسی کے ساتھ ہے جو جنس سفر میں نماز قصر اور روزہ چھوڑنا مشروع قرار دیتا ہے ، اور کسی بھی سفر کو مختص نہیں کرتا ، اور صحیح بھی یہی قول ہے ۔ اھ دیکھیں مجموع فتاوی ابن تیمیۃ (106/24) ۔ شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے پوچھا گیا کہ : نماز قصر کی مسافت کیا ہے ، اور کیا بغیر قصر کے نماز جمع کی جا سکتی ہے ؟ تو شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا : بعض علماء کرام نے نماز قصر کرنے کےلیے تراسی (83) کلومیٹر کی مسافت مقرر کی ہے ، اور بعض کہتے ہیں کہ عرف عام میں جسے سفر کہا جائے اس میں نماز قصر ہوگی چاہے اس کی مسافت تراسی کلومیٹر نہ بھی ہو ، اور جسے لوگ سفر نہ کہیں وہ سفر نہیں چاہے وہ ایک سو کلو میٹر ہی کیوں نہ ہو ۔ یہی آخری قول شیخ الاسلام ابن تیمیۃ رحمہ اللہ تعالی نے اختیار کیا ہے ، کیونکہ اللہ تعالی نے بھی نماز قصر کے جواز میں مسافت کی تحدید نہیں کی اور اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کی کوئی معین مسافت محدد نہیں فرمائی ۔ اور انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ : رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب تین میل کی مسافت کے لیے یا پھر تین فرسخ کی مسافت کےلیے نکلتے تو نماز دو رکعت ادا کیا کرتے تھے ۔ صحیح مسلم حدیث نمبر (691) ۔ شیخ الاسلام ابن تیمیۃ رحمہ اللہ تعالی کا قول اقرب الی الصواب معلوم ہوتا ہے ۔ اس میں کوئی حرج نہیں کہ عرف عام میں اختلاف کی بنا پر انسان مسافت کی تحدید کے قول پر عمل کر لے ، اس لیے کہ یہ قول بعض ائمہ اور علماء مجتھدین کا ، اس پر عمل کرنے میں انشاء اللہ کوئی حرج نہیں ، لیکن جب معاملہ مضبوط ہو تو پھر عرف عام کی طرف رجوع کرنا ہی صحیح ہے ۔ اھ دیکھیں : فتاوی ارکان الاسلام صفحہ (381) نیز یہ بات یاد رہے کہ سفر میں صرف یکطرفہ مسافت کو ہی شمار کیا جاتا ہے ، آنے اور جانے کی دونوں مسافتوں کو شمار نہیں کرتے ہیں ۔ ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب فتوی کمیٹی محدث فتوی